سوال

(487)تارک نماز کے ذبیحہ کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص ذبح کرے جو تارک نماز ہو تو کیا نمازی کیلیے اس ذبیحہ کو کھانا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز ارکان خمسہ میں سے شہادتین کے بعد سب سے بڑا رکن ہے' جو اس کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے ترک کرے تو اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وہ کافر ہے اور جو شخص محض سستی و کوتاہی کی وجہ سے اسے ترک کرے تو وہ بھی علماء کے صحیح قول کی روشنی میں کافر ہے اور اس سلسلہ میں دلیل وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ» (صحیح مسلم)

''بندے اور شرک وکفر کے درمیان فرق ترک نماز سے ہے''۔

امام احمدؒ نے ''مسند'' میں اور اہل سنن نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ» (سنن الترمذي)

''ہمارے اور ان کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے' جو اسے ترک کر دے تو اس نے کفر کیا''۔

لہٰذا جس شخص کے بارے میں آپ نے سوال کیا ہے کہ اگر وہ جوب نماز کے انکار کی وجہ سے تارک ہے تو اس کا ذبیحہ بالاجماع نہیں کھایا جا سکتا اور اگر وہ محض سستی اور کوتاہی کی وجہ سے تارک نماز ہے تو ظاہر قول کے مطابق وہ کافر ہی ہے' لہٰذا سے کھانا جائز نہیں جب اس نے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کیا ہو کیونکہ وہ مرتد ہے اور مرتد کا ذبیحہ نہیں کھایا جا سکتا جیسا کہ علماء کرامؒ نے صراحت فرمائی ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص450

محدث فتویٰ